وَاعْتَصِمُوا

رنگ و نسل کا فرق
اور
اسلامی تعلیمات

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

www.facebook.com/darahlesunnat

واعظ الجمعہ

رنگ ونسل کا فرق اور اسلامی تعلیمات

مدیر

ڈاکٹر مفتی محمد اسلم رضا میمن تحسینی

معاونین

مفتی عبد الرشید ہمایوں المدنی

مفتی عبد الرزاق ہنگورو قادری

https: //www.facebook. com/darahlesunnat

رنگ ونسل کافرق اور اسلامی تعلیمات

الحمد لله ربّ العالمين، والصّلاةُ والسّلامُ على خاتمِ الأنبياءِ والمرسَلين، وعلى آلهِ وصحبهِ أجمعين، أمّا بعد: فأعوذُ باللهِ مِنَ الشّيطانِ الرّجيم، بسمِ الله الرّحمنِ الرّحيم.

حضور پُرنور، شافعِ یومِ نُشور ﷺ کی بارگاہ میں ادب واحترام سے دُرود وسلام کا نذرانہ پیش کیجیے! اللّهمّ صلِّ وسلِّم وبارِك على سيِّدنا ومولانا وحبيبِنا محمّدٍ وعلى آلهِ وصَحبهِ أجمعين.

فضیلت کامعیار

عزیزانِ محترم! اسلام دینِ فطرت ہے، یہ نسلی امتیازات کا یکسر خاتمہ فرماتا، اور ایک عالمگیر عدل ومُساوات کا آفاقی تصوُّر پیش کرتا ہے، یہ تاقیامت رہنے والا دِین ہے، اس کی تعلیمات ہر دَور ہر زمانے میں مؤثر اور قابلِ عمل ہیں، بحیثیت انسان اس دینِ اسلام میں رنگ ونسل، قومیت ووَطنیت اور اونچ نیچ کا کوئی تصوُّر نہیں؛ کیونکہ اسلامی تعلیمات کے مطابق کسی گورے کو کالے پر، اور کسی کالے کو گورے پر رنگ ونسل، ذات پات، مُلک اور قبیلے کی بنیاد پر کوئی فضیلت حاصل نہیں، اللہ ربّ العالمین کی بارگاہ میں فضیلت کا معیار صرف ایک چیز ہے، اور وہ ہے تقوی، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنَّا خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّ اُنْثٰى وَ جَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّ قَبَآىِٕلَ

﴿لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ﴾[1] "اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا، اور تمہیں شاخیں اور قبیلے کیا؛ کہ آپس میں پہچان رکھو، یقیناً اللہ عزّوجلّ کے یہاں تم میں زیادہ عزّت والا وہ ہے جو تم میں زیادہ پرہیز گار ہے، یقیناً اللہ جاننے والا خبردار ہے"۔

رنگ ونسل کی بنیاد پر برتری کی نفی

برادرانِ اسلام! کوئی آقا ہو یا غلام، حاکم ہو یا محکوم، عربی ہو یا عجمی، گورا ہو یا کالا، رنگ ونسل کی بنیاد پر کسی انسان کو دوسرے پر کوئی برتری حاصل نہیں، حضرت سیّدنا ابو نَضرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: «يَا أَيُّهَا النَّاسُ، أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ وَاحِدٌ، وَإِنَّ أَبَاكُمْ وَاحِدٌ، أَلَا لَا فَضْلَ لِعَرَبِيٍّ عَلَى عَجَمِيٍّ، وَلَا لِعَجَمِيٍّ عَلَى عَرَبِيٍّ، وَلَا أَحْمَرَ عَلَى أَسْوَدَ، وَلَا أَسْوَدَ عَلَى أَحْمَرَ، إِلَّا بِالتَّقْوَى»[2] "اے لوگو سن لو! تمہارا رب ایک ہے، اور تمہارا باپ (آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام) بھی ایک ہے، تو سن لو! کسی عربی کو عجمی پر، اور کسی عجمی کو عربی پر، کسی گورے کو کالے پر، اور کسی کالے کو گورے پر، تقوی کے سوا کوئی فضیلت نہیں"۔

باعتبارِ تخلیق سب اولادِ آدم ہیں

حضراتِ گرامی قدر! باعتبارِ تخلیق سب لوگ حضرت سیّدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اَولاد ہیں، اور رنگ ونسل کی بنیاد پر کسی کو دوسرے پر کوئی فضیلت وبرتری نہیں، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَةٍ

---

(۱) پ۲٦، الحُجرات: ١٣.

(۲) "مسند الإمام أحمد" تتمّة مُسند الأنصار، ٥/ ٣٨١.

﴿وَّ خَلَقَ مِنْهَا زَوْجَهَا وَ بَثَّ مِنْهُمَا رِجَالًا كَثِيْرًا وَّ نِسَآءً﴾[1] "اے لوگو اپنے رب سے ڈرو! جس نے تمہیں ایک جان سے پیدا کیا، اور اسی میں سے اس کا جوڑا بنایا، اور دونوں سے بہت سے مرد و عورت پھیلا دیے!"۔

انسانی جان کی حُرمت میں برابری

عزیزانِ گرامی قدر! دینِ اسلام نے نسلی امتیازات کا خاتمہ فرمایا، اور رنگ ونسل اور مسلم وغیر مسلم کا فرق کیے بغیر، انسانی جان کی حرمت بیان فرمائی، اور بلا امتیازِ مذہب ایک انسان کے قتل کو پوری انسانیت کا قتل قرار دیا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿مَنْ قَتَلَ نَفْسًۢا بِغَيْرِ نَفْسٍ اَوْ فَسَادٍ فِي الْاَرْضِ فَكَاَنَّمَا قَتَلَ النَّاسَ جَمِيْعًا ؕ وَمَنْ اَحْيَاهَا فَكَاَنَّمَاۤ اَحْيَا النَّاسَ جَمِيْعًا﴾[2] "جس نے کسی کو بغیر کسی جان کے بدلے، یا بغیر فساد کے قتل کیا، گویا اُس نے سب لوگوں کو قتل کر ڈالا، اور جس نے کسی ایک جان کو بچایا، گویا اُس نے سب لوگوں کو بچا لیا!"۔

آقا اور غلام میں نسلی امتیاز کا خاتمہ

عزیزانِ مَن! مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے رنگ ونسل کے فرق کو مٹایا، غلاموں اور ملازموں کو بھائیوں کی طرح قرار دیا، اور ان کے ساتھ حُسنِ سُلوک کا حکم دیا، حضرت سیّدنا ابو ذر غِفاری رضی اللہ تعالی عنہ روایت کرتے ہیں، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے فرمایا: «يَا أَبَا ذَرٍّ! ...مَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ، وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ، وَلَا تُكَلِّفُوْهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ، فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ

---

(١) پ٤، النساء: ١.

(٢) پ٦، المائدة: ٣٢.

فَأَعِينُوهُمْ»[1] "اے ابوذر! جس کے ماتحت اس کا کوئی مسلمان بھائی ہو، اُسے چاہیے کہ جو خود کھائے وَیسا اُسے بھی کھلائے، جیسا خود پہنے وَیسا اُسے بھی پہنائے، اُن سے ایسا کام نہ لو جواُن کی طاقت سے باہر ہو، اور اگر ایسا کام دو تو خود بھی اُن کی مدد کیا کرو!"۔

اسلام میں حبشی غلام کا مقام ومرتبہ

رفیقانِ مِلّتِ اسلامیہ! حضرت سیّدنا بلال حبشی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو کون نہیں جانتا، آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی زندگی کا ایک طویل عرصہ غلامی میں گزارا، ایامِ غلامی میں آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو سخت اذیتیں دی گئیں، مارا پیٹا گیا، پتھر مار مار کر لہو لہان کیا گیا، تپتی ریت پر لٹایا گیا، لیکن جب دینِ اسلام کی بدَولت آزادی نصیب ہوئی، تو آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بڑا بلند مقام ومرتبہ پایا، آپ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے مؤذِّن، خادمِ خاص اور خزانچی مقرّر ہوئے، سفر وحَضر میں ہمیشہ نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی رَفاقت کا شرف پایا۔ یہ دینِ اسلام کا طُرّۂ امتیاز ہے کہ کل تک جو اپنی سیاہ رنگت اور غلامی کے باعث کسی توجّہ اور حُسنِ سُلوک کا مستحق نہیں سمجھا جاتا تھا، فتحِ مکّہ جیسے تاریخی موقع پر اُسے بڑے بڑے سرداروں پر ترجیح دی گئی، اور کعبۃُ اللہ شریف کی چھت پر چڑھ کر اذان دینے کا شرف بخشا گیا، جلیل القدر صحابئ رسول، اور امیر المؤمنین حضرت سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے مقام ومرتبہ کے اظہار کے لیے، آپ کو «سَيِّدَنَا» "ہمارے سردار" کہہ کر پکارا کرتے۔ "صحیح بخاری" میں حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے، کہ سیّدنا عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے: «أَبُو بَكْرٍ سَيِّدُنَا، وَأَعْتَقَ سَيِّدَنَا، يَعْنِي

---

(۱) "صحيح البخاري" كتاب الإيمان، ر: ۳۰، صـ۸.

بِلَالًا»[1] "ابوبکر ہمارے سردار ہیں، اور انہوں نے ہمارے سردار بِلال کو آزاد کرایا" رَضِیَ اللّٰہُ تعالٰی عَنہُما۔

نسلی امتیاز سے متعلق یورپی طرزِ عمل

میرے محترم بھائیو! آج رنگ، نسل اور مذہب کی بنیاد پر، دنیا بھر میں امتیازی سُلوک برتا جارہا ہے، یورپی ممالک کی بات کریں تو یہ لوگ اپنی گوری رنگت کی وجہ سے، خود کو افریقی باشندوں سے افضل وبہتر خیال کرتے ہیں، اسی طرح مذہبی بنیادوں پر یورپ کے تعلیمی اداروں میں، مسلمان طلبہ وطالبات کے ساتھ امتیازی سُلوک کوئی ڈھکی چھپی بات نہیں، مسلمان طلبہ پر کس طرح آوازیں کَسی جاتی ہیں، مذہب کی بنیاد پر ان کا مذاق اڑایا جاتا ہے، مسلمان طالبات کے حجاب اُتروائے جاتے ہیں، انہیں تعلیمی اداروں میں داخل ہونے سے روکا جاتا ہے، یہ سب چیزیں عالَمی میڈیا (World Media) میں رپورٹ ہوچکی ہیں!۔

اسلامی ممالک میں امتیازی طرزِ عمل

عزیزانِ محترم! رنگ ونسل کی بنیاد پر امتیازی طرزِ عمل، بدقسمتی سے اب اسلامی ممالک میں بھی دیکھنے میں آرہا ہے، امیری غریبی کی بنیاد پر تھانے کچہریوں میں امتیازی سُلوک، اور ملک میں پنپنے والا دو طبقاتی نظام اس کی واضح مثال ہے! ہمارے ملک پاکستان میں سیاستدانوں، طاقتوروں اور امیر گھرانوں کے لیے عملی طَور پر الگ قانون ہے، جبکہ غریبوں اور کمزوروں کے لیے الگ قانون ہے!۔

ہمارے حکمران اپنی رعایا کے غریب لوگوں کے مسائل حل کرنا تو دُور کی

---

(١) المرجع نفسه، [باب] مناقب بلال ...إلخ، ر: ٣٧٥٤، صـ٦٣١.

بات ہے، اُن سے ہاتھ تک ملانا گوارا نہیں کرتے! بامرِ مجبوری اگر کہیں ایسا کرنا پڑ جائے تو فوراً ٹشو پیپر (Tissue Paper) سے ہاتھ صاف کرتے، یا پھر دَستانے (Gloves) پہن کر ہاتھ ملاتے ہیں!۔

بحیثیت مسلمان اپنے ہی مسلمان بھائیوں سے ایسا امتیازی سُلوک برتنا ہمیں ہرگز زیب نہیں دیتا! نہ ہی دینِ اسلام ہمیں اس بات کی اجازت دیتا ہے! حضور نبئ کریم ﷺ اللہ کی عطا سے مالکِ کَون ومکاں ہونے کے باوُجود، حاکم ومحکوم، امیر وغریب اور آقا وغلام کے ساتھ یکساں حسنِ سُلوک فرماتے، اور سب کی بات توجّہ سے سن کر اُن کے مسائل حل فرماتے۔ حضرت سیّدنا انَس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: «كَانَتِ الأَمَةُ مِنْ إِمَاءِ أَهْلِ المَدِينَةِ، لَتَأْخُذُ بِيَدِ رَسُولِ الله ﷺ فَتَنْطَلِقُ بِهِ حَيْثُ شَاءَتْ»[1] "مدینہ طیّبہ کی کوئی لَونڈی (غلام عورت) کبھی رسول اللہ ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر (حضور ﷺ کو اپنے کسی مسئلہ کے حل کے لیے) کہیں لے جانا چاہتی تو بآسانی لے جا سکتی تھی"۔

یعنی رسولِ اکرم ﷺ کے حُسنِ سُلوک اور خُلقِ عظیم کا یہ عالَم ہے، کہ مدینہ منوّرہ میں کسی بھی رنگ، نسل اور طبقے کے فرد، حتّٰی کہ مُعاشرے کی کمزور ترین طبقے (لونڈی غلام) کو بھی اگر سرکارِ دوجہاں ﷺ سے کوئی کام ہوتا، تو اُسے بھی آپ ﷺ تک براہِ راست رَسائی حاصل تھی، کسی روک ٹوک یا سفارش کی ضرورت نہیں پڑتی تھی، اور آپ ﷺ ہر ایک کی حاجت رَوائی کے لیے حاجتمند کے ساتھ چلتے اور اس کی مدد فرماتے تھے۔

---

(١) المرجع السابق، كتاب الأدب، ر: ٦٠٧٢، صـ١٠٦٠.

زمانۂ جاہلیت کا عدمِ مُساوات پر مبنی دو طبقاتی نظام

حضراتِ گرامی قدر! دَورِ جاہلیت میں مال ودَولت اور کمزور یا طاقتور ہونے کی بنیاد پر، لوگوں کے ساتھ امتیازی سُلوک برتنا ایک عام سی بات تھی، جو شخص طاقتور یا مالدار ہوتا، یا اس کا تعلق کسی بڑے قبیلے سے ہوتا، جُرم سرزَد ہونے کی صورت میں اُسے مُعاف کردیا جاتا، یا اُس کے ساتھ نرمی کا مُظاہرہ کیا جاتا تھا، جبکہ کمزور اور غریب کو سخت سے سخت سزا دی جاتی تھی۔ جب رحمتِ عالمیان ﷺ تشریف لائے تو سرورِ کونین ﷺ نے دُکھی انسانیت کا ہاتھ تھام کر اسے سہارا دیا، اور اس طرح کے امتیازی سُلوک کا خاتمہ فرمایا، مصطفیٰ جانِ رحمت ﷺ نے امیر وغریب، طاقتور وکمزور اور آقا وغلام، سبھی کو ایک صف میں لا کھڑا کیا، اور اُن کے ساتھ یکساں حُسنِ سُلوک فرما کر اَقوامِ عالَم کو برابری، عدل اور مُساوات کا زبردست عملی درس دیا!۔

ایک بار بنی مخزوم کی ایک عورت فاطمہ بنتِ اَسوَد نے چوری کی، یہ قبیلۂ قریش میں عزّت ووَجاہت کا حامل خاندان تھا، لہذا لوگ چاہتے تھے کہ وہ عورت سزا سے بچ جائے، اور مُعاملہ کسی طرح ختم ہوجائے، حضور نبئ کریم ﷺ سے مُعافی کی درخواست کی گئی، مصطفی جانِ رحمت ﷺ نے ناراض ہوکر فرمایا: «إِنَّمَا أَهْلَكَ الَّذِيْنَ قَبْلَكُمْ، أَنَّهُمْ كَانُوْا إِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الشَّرِيْفُ تَرَكُوْهُ، وَإِذَا سَرَقَ فِيْهِمُ الضَّعِيْفُ أَقَامُوْا عَلَيْهِ الْحَدَّ، وَايْمُ الله! لَوْ أَنَّ فَاطِمَةَ بِنْتَ مُحَمَّدٍ سَرَقَتْ، لَقَطَعْتُ يَدَهَا»[1] "تم سے پہلے لوگ اسی لیے تباہ وبرباد ہوئے، کہ جب ان میں سے کوئی معزّز شخص چوری کرتا تو اُس سے درگزر کرتے تھے، اور اگر کوئی

(١) المرجع السابق، كتابُ أحاديْث الْأنْبياءِ، ر: ٣٤٧٥، صـ٥٨٦.

پسماندہ اور کمزور شخص چوری کرتا تو اس پر حد جاری کر دیتے تھے، قسم ہے ربِ عظیم کی! اگر (میری بیٹی) فاطمہ بنتِ محمد بھی چوری کرتی، تو میں اس کا بھی ہاتھ کاٹتا"۔

رنگ ونسل کی تفریق کیے بغیر عدل وانصاف کا حکم

حضراتِ محترم! دینِ اسلام نے بلاامتیازِ مذہب، اور رنگ ونسل کی تفریق کیے بغیر عدل وانصاف کا حکم دیا، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿وَ اِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُمْ بَيْنَهُمْ بِالْقِسْطِ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾(۱) "اگر تم فریقین کے درمیان فیصلہ کرو تو انصاف سے فیصلہ کرو، یقیناً اللہ تعالی انصاف کرنے والوں کو پسند فرماتا ہے"۔

بلاامتیازِ مذہب انصاف پر مبنی برتاؤ کا حکم

حضراتِ گرامی قدر! دنیا کے کسی بھی مذہب، ملک، رنگ، نسل یا قومیت سے تعلق رکھنے والے وہ لوگ، جنہوں نے مسلمانوں سے جنگ نہیں کی، دینِ اسلام رنگ ونسل اور مذہب سے قطع نظر کرکے، ان کے ساتھ بھی انصاف کے برتاؤ کا حکم فرماتا ہے، ارشادِ باری تعالی ہے: ﴿لَا يَنْهٰىكُمُ اللّٰهُ عَنِ الَّذِيْنَ لَمْ يُقَاتِلُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ وَ لَمْ يُخْرِجُوْكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْهُمْ وَ تُقْسِطُوْۤا اِلَيْهِمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِيْنَ﴾(۲) "اللہ تمہیں اُن کے ساتھ احسان کرنے سے منع نہیں فرماتا، جو تم سے دِین کے مُعاملے میں نہ لڑیں اور تمہیں تمہارے گھروں سے نہ نکالیں، اور اُن سے انصاف کا برتاؤ کرو، یقیناً انصاف والے اللہ کو محبوب ہیں"۔

---

(١) پ ٦، المائدة: ٤٢.

(٢) پ٢٨، الممتحنة: ٨.

رنگ ونسل کی بنیاد پر کسی مسلمان کا تمسخر اڑانے کی مُمانعت

عزیزانِ مَن! امیری غریبی، حسَب نسَب، رنگ نسل اور جسمانی عیب اور معذوری کے سبب کسی مسلمان بھائی کا تمسخُر ہر گز نہ اڑائیں، نہ ان کی توہین و تنقیص کریں؛ کہ ایسا کرنا دینِ اسلام کی واضح تعلیمات کے مُنافی ہے، ارشادِ باری تعالی ہے:

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا يَسْخَرْ قَوْمٌ مِّنْ قَوْمٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُوْنُوْا خَيْرًا مِّنْهُمْ وَ لَا نِسَآءٌ مِّنْ نِّسَآءٍ عَسٰۤى اَنْ يَّكُنَّ خَيْرًا مِّنْهُنَّ ۚ وَ لَا تَلْمِزُوْۤا اَنْفُسَكُمْ وَ لَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ ؕ بِئْسَ الِاسْمُ الْفُسُوْقُ بَعْدَ الْاِيْمَانِ ۚ وَ مَنْ لَّمْ يَتُبْ فَاُولٰٓىٕكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ ﴾[1] "اے ایمان والو! نہ مرد مَردوں سے ہنسیں (یعنی ان کا تمسخُر نہ بنائیں) عجب نہیں کہ وہ ان ہنسنے والوں سے بہتر ہوں! اور نہ عورتیں (دوسری) عورتوں سے، دُور نہیں کہ وہ ان ہنسنے والیوں سے بہتر ہوں! اور آپس میں طعنہ (بازی) نہ کرو، اور ایک دوسرے کے بُرے نام نہ رکھو، کیا ہی بُرا نام ہے مسلمان ہو کر فاسِق کہلانا! اور جو توبہ نہ کریں وہی لوگ ظالم ہیں"۔

صدر الاَفاضل سیّد محمد نعیم الدین مُرادآبادی رحمۃ اللہ تعالی علیہ اس آیتِ مبارکہ کے تحت فرماتے ہیں کہ "مالدار غریبوں کی ہنسی نہ بنائیں، نہ عالی نسَب غیر ذی نسَب کی، نہ تندرست اَپاہج کی، نہ بینا اس کی جس کی آنکھ میں عیب ہو!"[2]۔

---

(١) پ٢٦، الحُجرات: ١١.

(٢) "تفسیر خزائن العرفان" پ٢٦، حُجرات، زیرِ آیت: ١١، صـ٩٥٠۔

اچھے مسلمان کی پہچان

میرے محترم بھائیو! ایک اچھے اور حقیقی مسلمان کی پہچان ہے، کہ وہ مسلمان بھائیوں پر ظلم وستم یا زیادتی نہ کرے، رنگ ونسل یا کسی اَور بنا پر اسے حقیر نہ جانے، نہ اس کی توہین وتذلیل کرے۔ حضرت سیّدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے، سرکارِ دوعالَم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «المُسْلِمُ أَخُو المْسْلِمِ، لَا يَظْلِمُهُ وَلَا يَخْذُلُهُ، وَلَا يَحْقِرُهُ»[1] "مسلمان مسلمان کا بھائی ہے، وہ اس پر ظلم نہیں کرتا ہے، نہ اسے ذلیل کرتا ہے، اور نہ اسے حقیر جانتا ہے!"۔

حضرت سیّدنا ابو موسی اشعری رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا، کہ صحابۂ کرام نے بارگاہِ رسالت میں عرض کی: یا رسولَ الله! کونسا اسلام افضل ہے؟ (یعنی کون اچھا مسلمان ہے؟) رسولِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ!»[2] "جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان محفوظ رہیں!"۔

ذات پات، غربت، یا رنگ ونسل وغیرہ کی بنیاد پر مسلمان بھائی کی عزّت وآبرُو پامال کرنا حرام ہے، حضور نبئ کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «كُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَى الْمُسْلِمِ حَرَامٌ، دَمُهُ وَمَالُهُ وَعِرْضُهُ!»[3] "مسلمان پر دوسرے مسلمان کا خون، اس کا مال اور اس کی عزّت (وآبرو پامال کرنا) سب حرام ہے!"۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ اپنے مسلمان بھائی کی عزّت وحرمت کا خیال رکھے، بلاوجہِ شرعی

---

(١) "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصِلة والآداب، ر: ٦٥٤١، صـ١١٢٤.

(٢) "صحيح البخاري" باب: أيُّ الإسلام أفضل؟ ر: ١١، صـ٥.

(٣) "صحيح مسلم" كتاب البرّ والصِلة والآداب، ر: ٦٥٤١، صـ١١٢٤.

اُسے اَذیت نہ دے، اگر کوئی زیادتی کرے تو عفو و درگزر سے کام لے؛ کہ ایک اچھے مسلمان کو یہی زیب دیتا ہے!۔

اگر کوئی شخص مذہب وقومیت، حسَب نسَب یا رنگ ونسل کی بنیاد پر کسی مسلمان کی توہین وتذلیل کر رہا ہو، تو موقع پر موجود دیگر مسلمانوں کو چاہیے کہ اپنے مسلمان بھائی کی مدد کریں، اور اسے ذلیل ورُسوا ہونے سے بچائیں؛ کہ ایسا کرنا ہمارے حق میں نصرتِ الٰہی کا سبب ہے۔ حضرت سیّدنا جابر بن عبد اللہ اور حضرت سیّدنا ابو طلحہ بن سہل انصاری رضی اللہ تعالٰی عنہما سے روایت ہے، حضور خاتم النبیین صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: «مَا مِنِ امْرِئٍ يَنْصُرُ مُسْلِماً فِي مَوْضِعٍ يُنْتَقَصُ فِيهِ مِنْ عِرْضِهِ، وَيُنْتَهَكُ فِيهِ مِنْ حُرْمَتِهِ، إِلَّا نَصَرَهُ اللهُ فِي مَوْطِنٍ يُحِبُّ نُصْرَتَهُ»[1] "جو کسی مسلمان کی ایسی جگہ مدد کرے جہاں اس کی عزّت پامال کی جارہی ہو، اس کی آبروریزی کی جارہی ہو، تو اللہ تعالی اس کی ایسی جگہ مدد فرمائے گا جہاں اُسے اللہ کی مدد کی ضرورت ہوگی!"۔

میرے عزیز دوستو، بھائیو اور بزرگو! نہایت افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ذات پات، رنگ ونسل اور امیری غریبی کی بنیاد پر، امتیازی برتاؤ کا وائرس (Virus) اب مسلم مُعاشرے میں بھی عام ہو چکا ہے! اُونچی ذات اور اسٹیٹس (Status) کے لوگ اپنے سے کمتر اور غریب لوگوں کے ساتھ اٹھنے بیٹھنے یا ان کے ساتھ کھانے پینے میں اپنی توہین سمجھتے ہیں، آستانوں پر نظر دَوڑائیں تو پیر صاحب کی وفات کے بعد ان کا بیٹا سجادہ نشینی کی مَسند پر جلوہ اَفروز نظر آتا ہے، کیا آپ نے کبھی اس امر کی طرف توجّہ کی ہے، کہ ہمیشہ پیر کا بیٹا پیر، اور مرید کا بیٹا مرید ہی کیوں ہوتا

---

(١) "سنن أبي داود" كتاب الأدب، ر: ٤٨٨٤، صـ٦٨٩.

ہے؟کسی سیاسی پارٹی (Political Party) کالیڈر وفات پاجائے، توپارٹی کے سینئر عہدہ داران کونظر انداز کر کے، پارٹی لیڈر (Party Leader) کے بیٹے کوہی نیا قائد کیوں منتخب کیا جاتا ہے؟ مذہبی وسیاسی جماعتوں کے قائدین، پیرانِ عظام، دینی مدارس کے مہتمم حضرات، اور مختلف قبیلوں کے سردار وڈیرے صاحبان انصاف پسندی سے کام لیں، اور بتائیں کہ مَوروثی سیاسی قیادت، مَوروثی سجادہ نشینی اور مَوروثی منصبِ سرداری، کیا یہ سب نسل پرستی کی ہی مختلف صورتیں نہیں؟! کیا ان سیاستدانوں، مذہبی رَہنماؤں اور سرداروں کے کارکنان اور مَزارعوں (ملازمین) میں کوئی ایک شخص بھی ایسا نہیں ہوتا، جو اُن کی نَیابت کے فرائض انجام دے سکے؟! چالیس چالیس سالوں سے اپنے پیر ومرشد کی جُوتیاں سیدھے کرنے والے عمر رسیدہ مریدوں میں، کوئی ایک مرید بھی ایسا نہیں ہوتا جسے پِیر صاحب اپنے سجادہ نشین کے طَور پر منتخب کر سکیں؟ اونچی اونچی برادریوں سے تعلق رکھنے والے لوگ، ذات پات کے جھمیلوں سے آخر کب باہر نکلیں گے؟! اور شادی بیاہ کے لیے مال ودَولت کے بجائے، آخر کب حُسنِ سیرت کوترجیح دیں گے؟!۔

دینِ اسلام رنگ ونسل کی بنیاد پر دُہرا معیار اپنانے کی سختی سے ممانعت فرماتا، اور مُساوات کادرس دیتاہے، لہٰذا ہمیں چاہیے کہ اپنے اندر پائی جانے والی تمام مُعاشرتی برائیوں کی اِصلاح کریں، اُونچ نیچ، ذات پات اور رنگ ونسل کے فرق کومٹائیں، اس کے خلاف آواز بلند کریں اور باہمی تعلقات ومُعاملات میں مُساوات کی فضا قائم کریں!۔

دعا

اے اللہ! ہمیں اچھااور سچا مسلمان بنا، اَحکامِ شریعت کاپابند فرما، ذات پات اور اونچ نیچ کی بنیاد پر باہم فرق کرنے سے بچا، رنگ ونسل کافرق مٹانے کی توفیق عطا فرما،

دینِ اسلام کے درسِ مُساوات پر عمل کرنے کا جذبہ عنایت فرما، مال و دَولت، اور حُسن وجمال کی بنیاد پر غرور و تکبّر سے بچا، ہمارے اندر تواضُع واِنکساری کی خصلت پیدا فرما، اپنے مسلمان بھائیوں کی دل آزاری کرنے کے گناہ سے بچا، انہیں اپنے قول وفعل سے اَذیت وتکلیف پہنچانے سے محفوظ فرما، شر انگیزی سے بچا، فُضول اور لایعنی کاموں سے محفوظ فرما، ہمیں نیک اور باعمل مسلمان بنا، اور گناہوں سے بچنے کا جذبہ عطافرما۔

اے اللہ! ہمارے ظاہر وباطن کو تمام گندگیوں سے پاک وصاف فرما، اپنے حبیبِ کریم ﷺ کے اِرشادات پر عمل کرتے ہوئے، قرآن وسُنّت کے مطابق اپنی زندگی سنوارنے، سرکارِ دو عالَم ﷺ اور صحابۂ کِرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی سچی محبّت اور اِخلاص سے بھرپور اِطاعت کی توفیق عطافرما۔

اے اللہ! ہمیں دینِ اسلام کا وفادار بنائے رکھ، ہمیں سچا پکّا باعمل عاشقِ رسول بنا، ہماری صفوں میں اتحاد کی فضا پیدا فرما، ہمیں پنج وقتہ باجماعت نمازوں کا پابند بنا، سستی و کاہلی سے بچا، ہر نیک کام میں اِخلاص کی دَولت عطافرما، تمام فرائض وواجبات کی ادائیگی بحسن وخوبی انجام دینے کی توفیق عطا فرما، بخل وکنجوسی سے محفوظ فرما، خوش دلی سے غریبوں محتاجوں کی مدد کرنے کی توفیق عطافرما۔

اے اللہ! ہمیں ملک وقوم کی خدمت اور اس کی حفاظت کی سعادت نصیب فرما، باہمی اتحاد واتفاق اور محبت واُلفت کو مزید مضبوط فرما، ہمیں اَحکامِ شریعت پر صحیح طور پر عمل کی توفیق عطافرما۔ ہماری دعائیں اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں قبول فرما، ہم تجھ سے تیری رحمتوں کا سوال کرتے ہیں، تجھ سے مغفرت چاہتے ہیں، ہر گناہ سے سلامتی وچھٹکارا چاہتے ہیں، ہم تجھ سے تمام بھلائیوں کے طلبگار ہیں، ہمارے غموں کو دُور فرما، ہمارے قرضے اُتار دے، ہمارے بیماروں کو کامل شِفادے، ہماری حاجتیں پوری فرما!۔

اے ربِّ کریم! ہمارے رزقِ حلال میں برکت عطا فرما، ہمیشہ مخلوق کی محتاجی سے محفوظ رکھ، اپنی محبت واِطاعت کے ساتھ سچی بندگی کی توفیق عطا فرما، خَلقِ خدا کے لیے ہمارا سینہ کشادہ اور دل نرم کردے، الٰہی! ہمارے اَخلاق اچھے اور ہمارے کام عمدہ کردے، ہمارے اعمالِ حسنہ قبول فرما، ہمیں تمام گناہوں سے بچا، کفّار کے ظلم وبربریت کے شکار ہمارے فَلسطینی وکشمیری مسلمان بہن بھائیوں کو آزادی عطا فرما، دنیا بھر کے مسلمانوں کی جان ومال اور عزّت وآبرو کی حفاظت فرما، ان کے مسائل کو اُن کے حق میں خیر وبرکت کے ساتھ حل فرما، آمین یاربّ العالمین!۔

وصلّى الله تعالى على خير خلقِه ونورِ عرشِه، سيِّدِنا ونبيِّنا وحبيبِنا وقرّةِ أعيُنِنا محمّدٍ، وعلى آله وصحبه أجمعين وبارَك وسلَّم، والحمد لله ربّ العالمين!.